السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مریض کی طہارت کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر نماز کے لئے طہارت کا حکم دیا ہے لہٰذا ناپاکی کو دور کرنا اور نجاست کا ازالہ کرنا۔ خواہ وہ بدن میں ہو یا کپڑے میں ہو یا اس جگہ میں ہو جہاں نماز پڑھنی ہو، نماز کی شرائط میں سے ہے لہٰذا جب مسلمان نماز کا ارادہ کرے تو اس کے لئے واجب ہے کہ چھوٹی ناپاکی کی صورت میں وضوء کرے اور بڑی کی صورت میں غسل کرے اور بول وبراز کی صورت میں ضروری ہے کہ پانی کے ساتھ استنجاء کیا جائے یا ڈھیلوں کو استعمال کرلیا جائے تا کہ طہارت ونظافت مکمل طور پر حاصل ہو جائے طہارت ونظافت سے متعلق بعض احکام کا ذکر حسب ذیل ہے: دونوں راستوں سے نکلنے والی ہر چیز مثلاً بول وبراز کی وجہ سے پانی سے استنجاء واجب ہے نیند یا محض ہوا خارج ہونے کی وجہ سے استنجاء نہیں ہے بلکہ صرف وضوء کرنا ہوگا کیونکہ استنجاء کا حکم تو ازالہ نجاست کے لئے ہے اور نیند وخروج ہوا کی صورت میں نجاست نہیں ہے۔ ڈھیلے پتھروں کے ہوں یا جو چیز پتھروں کے قائم مقام ہو سکتی ہو ڈھیلوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تین ہوں اور پاک ہوں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

من استجمر فلیوتر

(سنن ابی داود کتاب الطہارۃ، باب الاستار فی الخلاء، ح: 35/وسنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ۔ ح (337)

"جو شخص ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

اذا ذہب احدکم الی الغائط فلیذہب معہ بثلاثہ احجار فانہا تجزی عنہ

(سنن ابی دود کتاب الطہارۃ باب الاستجاء بالاحجار، ح: 40)

"تم میں سے جب کوئی قضاء حاجت کے لئے جائے تو وہ اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے یہ اس کے لئے کافی ہوں گے۔" نبی ﷺ نے فرمایا کہ ڈھیلے تین سے کم ہوں لید۔ ہڈی اور کھانے کی کسی چیز کو اور ہر اس چیز کو جو قابل احترام ہو بطور ڈھیلا استعمال کرنا جائز نہیں۔ افضل یہ ہے کہ پتھروں کو بطور ڈھیلا استعمال کیا جائے یا جو چیزیں ان سے مشابہت رکھیں، مثلاً ٹشو پیپر وغیرہ اور پھر ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کیا جائے کیونکہ پتھر عین نجاست کے زائل کرتے ہیں اور پانی محل نجاست کو پاک کرتا ہے لہذا اس سے خوب خوب صفائی ہو جاتی ہے۔ آدمی کو اختیار ہے کہ وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرے یا پتھروں وغیرہ کے ساتھ صفائی کرے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

یدخل الخلاء، فأحمل أنا وغلام إداوة من ماء، وعنزة، یستنجی بالماء.

(صحیح بخاری کتاب الوضوء۔ باب حمل العترۃ مع الماء فی الاستجاء۔ ح: (152) صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الاستجاء، ح (271)

"نبی کریم ﷺ جب خلا میں داخل ہوتے تو میں یا میرے جیسا کوئی اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھا لیتا اور آپ ﷺ پانی سے استنجاء فرماتے۔

"حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورتوں کی ایک جماعت سے فرمایا:

مرن أزواجكن أن یستطیبوا بالماء فإنی أستحیهم فإن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان یفعلہ

(جامع الترمذی۔ کتاب الطہارۃ باب ماجاء فی الاستجاء بالماء۔ ح: (19)

"اپنے شوہروں سے کہو کہ وہ پانی سے طہارت کریں۔ میں ان سے بات کرنے میں حیا محسوس کرتے ہوں اور رسول ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔" اگر آدمی دونوں میں سے ایک پر اکتفاء کرنا چاہے تو افضل یہ ہے کہ پانی پر اکتفاء کرے کیونکہ پانی مقام کو بھی پاک کرتا ہے اور عین نجاست کو بھی زائل کرتا ہے، اس سے نظافت بھی خوب ہوتی ہے اگر ڈھیلوں پر اکتفاء کرے تو پھر تین ڈھیلے استعمال کرے۔ اگر مقام صاف ہو جائے تو بہتر ورنہ چار اور

پانچ استعمال کرے حتیٰ کہ مقام پاک صاف ہو جائے لیکن افضل یہ ہے کہ آدمی طاق تعداد میں استعمال کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

من استجمر فلیوتر "جو ڈھیلے استعمال کرے ۔ اسے طاق استعمال کرنا چاہیئں ۔"

(سنن ابی داود کتاب الطہارۃ باب فی الخلاء ۔ ح :35/) وسنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ ، ح : (337/)

ڈھیلہ دائیں ہاتھ سے استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ا۔''

" نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستنجی احدنا بیمنیہ لا یمسک احدکم زکرہ بیمنہ وہو یبول ولا یتمسح من الخلاء بیمنہ

(صحیح بخاری کتاب الوضوء ، باب النہی عن الاستنجاء بالیمین ، ح (153/) و صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب النھیی عن الاستجاء بالیمن ، ح : (477/) ۔

"ہم میں سے کوئی دائیں ہاتھ سے استجاء نہ کرے پشاب کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنے آلہ تناسل کو نہ پکڑو اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرو ۔"

اگر بایاں ہاتھ کٹا ہو یا اس میں کو یہ بیماری ہو تو پھر اس طرح کی حالت میں بوقت ضرورت دایاں ہاتھ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔ اسلامی شریعت کی بنیاد چونکہ آسانی اور سہولت پر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے عذر میں مبتلا لوگوں کے لئے عبادات کے ادا کرنے میں حسب عذر تخفیف کر دی ہے تاکہ وہ کسی حرج اور مشقت کے بغیر اپنی عبادت ادا کر سکیں ، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ٧٨ ... سورۃ الحج

"اور (اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین (کی کسی بات) پر تنگی نہیں کی ۔"

اور فرمایا :

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ... ١٨٥ ... سورۃ البقرۃ

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا ۔"

اور فرمایا :

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ١٦ ... سورۃ التغابن

"سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو ۔"

نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

وإذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم".

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ ح : (7288) و صحیح مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر ۔ ح : (1337)

"جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو مقدور بھر اطاعت بجا لاؤ ۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ : "دین آسان ہے ۔" مریض کو جب پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنے کی استطاعت نہ ہو یعنی حدث اصغر کی صورت میں وضوء اور حدث اکبر کی صورت میں غسل کرنے سے عاجز ہو یا اس سے مرض میں اضافہ کا خوف ہو یا بیماری کے درست ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو تو وہ تیمم کر لے یعنی دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر ایک بار مارے اور اپنی انگلیوں کے اندر کے حصے کو اپنے چہرہ پر پھیر لے اور ہتھلیوں کو دونوں بازوئوں پر پھیرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ٦ ... سورۃ المائدۃ

"اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم کر لو) ۔"

جو شخص پانی کے استعمال سے عاجز ہو اس کا حکم وہی ہے جو اس شخص کا ہے جس کے پاس پانی ہی نہ ہو کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرئ ما نوى،

(صحیح بخاری کتاب بدء الرحیی باب کیف کان بدء الوحیی الی رسول اللہ ﷺ ح : 1)

"اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے صرف وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔"

(1) مرض معمولی ہو اور پانی کے استعمال سے ہلاکت،بیماری میں اضافہ شفایابی میں تاخیر اور درد میں نمایاں اضافہ کا کوئی خدشہ نہ ہو جیسے سر درد یا داڑھ میں درد وغیرہ ہو یا مریض کے لئے گرم پانی کا استعمال ممکن ہو اور اس سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو اس کے لئے تیمم جائز نہیں کیونکہ تیمم کا جواز نفی ضرر کے لئے ہے اور یہاں کوئی ضرر ہے ہی نہیں اور پانی بھی اس کے پاس موجود ہے لہٰذا اس کے لئے پانی کا استعمال واجب ہے۔

(2)۔اگر مریض ایسا ہو کہ پانی کے استعمال سے ہلاکت یا کسی عضو کے ناکارہ ہونے یا اس سے کسی ایسے مرض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو جس سے جان کو خطرہ لاحق ہو یا کوئی عضو ناکارہ ہونے یا اس کی افادیت ختم ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے مریض کے لئے تیمم جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ٢٩ ... سورة النساء

"اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بلاشبہ اللہ تم پر مہربان ہے۔"

(3) اگر مرض ایسا ہے کہ آدمی چل پھر نہیں سکتا اور اس کے پاس کوئی اور انسان بھی نہیں جو اسے مہیا کرسکے تو اس کے لئے بھی تیمم جائز ہے (4) جس شخص کے جسم پر زخم ہوں یا پھوڑے پھنسیاں ہوں یا کوعضو ٹوٹا ہوا ہو مرض ایسا ہو کہ پانی کا استعمال نقصان دہ ہو اور وہ جنبی ہو جائے تو اس کے لئے سابقہ دلائل کی بنیاد پر تیمم کرنا جائز ہے اور اگر اس کے لئے جسم کے صحیح حصے کا دھونا ممکن ہو تو اسے دھونا واجب ہو گا اور باقی حصے کا تیمم کرلے۔

(5) اگر مریض کسی ایسی جگہ ہو جہاں پانی نہ ہو۔مٹی بھی نہ ہو اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جو مٹی یا پانی کا کر دے سکے تو وہ حسب حال اسی طرح نماز پڑھ لے نماز کو مؤخر کرنا جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ١٦ ... سورة التغابن

"سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو۔"

(5) سلسل البول کا وہ مریض جو علاج معالجہ سے بھی صحیح نہ ہو سکتا ہو تو اسے وقت ہونے کے بعد ہر نماز کے لئے وضوء کرنا چاہئے اور جسم کے حصے کو دھولینا چاہئے جہاں پیشاب لگا ہو۔اگر مشقت نہ ہو تو نماز کے لئے الگ پاک کپڑے استعمال کرے ورنہ اس کے لئے معافی ہے اور وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ٧٨ ... سورة الحج

اور (اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔" نیز فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ... ١٨٥ ... سورة البقرة

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا۔" اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

وإذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم".

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ ح: (7688) وصحیح مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرة فی العمر ح: (1337)

"جب میں تمہیں کو حکم دوں تو مقدور بھر اس کی اطاعت بجالاؤ۔" سلسل البول کے مریض کو احتیاط کرنی چاہئے کہ پیشاب اس کے کپڑوں جسم اور نماز کی جگہ کو نہ لگے یاد رہے تیمم بھی ہر اس چیز سے باطل ہو جاتا ہے جس سے وضوء باطل ہوتا ہے نیز پانی کے استعمال کی قدرت کے حاصل ہونے یا معدوم ہونے کی صورت میں پانی کے مل جانے سے بھی تیمم باطل ہو جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38